بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون: ۴۴۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۲۰

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱/۳۶ | سوموار ۶ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ ۲۸ احسان ۱۳۶۱ ہش ۲۸ جون ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۴۳

اخبارِ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ: ۲۷ احسان / جون۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت ٹانگوں میں درد، غنودگی، بلڈ پریشر میں اضافے اور کمزوری کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے اس بابرکت وجود کو ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور اپنے فضل و رحم سے طویل عمر سے نوازے۔ آمین۔

جتنا جماعت میں تقویٰ بڑھے گا جماعت اتنی ہی مضبوط ہو کر ترقی کرے گی

اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ غلبہ بے کار ہے جو تقویٰ کے ماتحت نہ ہو

اسلام میں قیادت کا معیار تقویٰ اور خدمتِ نوعِ انسانی ہے:

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب کی خلافت سے وفاداری قابلِ رشک تھی ان کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ۔ ۲۵ احسان / جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے اپنے خطبہ میں نہایت دلنشین انداز میں تقویٰ کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور جماعت کو آگاہ فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی طاقت کا راز جماعت کے مجموعی تقویٰ میں ہے۔ جتنا جماعت کا مجموعی تقویٰ بڑھے گا اتنی جماعت اور خلافت مضبوط ہوگی۔ تقویٰ ہی زندہ رہنے والی جماعت کے انوار کا نقطۂ مرکزی ہے۔ اسی کے ذریعے سے اللہ کی تقدیر ظاہر ہوگی اور جماعت کو ابدی اور عالمگیر غلبہ حاصل ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت قرآنی

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا۔

(الفرقان: ۷۵)

کی تلاوت کی۔ اور ارشاد فرمایا کہ اس آیت میں دعا کی صورت میں مومنوں کو ہدایات عطا فرمائی گئی ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ مومن اپنے رب سے یہ دعا کرے کہ اے آقا! تو ہی ہماری بیویوں سے اور اولاد سے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک کے سامان پیدا کر۔ دوسری بات یہ فرمائی کہ آنکھوں کی ٹھنڈک اس رنگ میں ہو کہ ہم متقیوں کے سربراہ کہلائیں فاسق اولاد پیچھے نہ چھوڑ جائیں۔

حضور نے فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک آنکھوں کی سب سے اہم ٹھنڈک یہ ہے کہ اولاد متقی ہو۔ حضرت اقدس... نے بھی اپنے اشعار میں اپنی اولاد کے بارے میں یہی تمنا ظاہر کی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں جماعت کو اس طرف خصوصیت سے توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے پیچھے نیک اولاد چھوڑ کر جانے والے بنیں۔ اور یہ چیز دعا کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ یہ بات دعا سے ہی حاصل ہوگی۔ اگر محض اپنی کوششوں پر انحصار کرو گے تو بے نصیب رہو گے۔ اس لئے اپنی اولاد کے لئے دعا کرو۔ اس کی پیدائش سے بھی پہلے اور آنے والی نسل در نسل کے لئے دعائیں کرو۔

حضور نے فرمایا دوسری بات اس آیت میں

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا

کہہ کے اسلامی نظریہ قیادت بیان کیا گیا ہے۔ قیادت اور سرداری کا اسلامی تصور دنیا کی سب دوسری

(باقی ص پر)

جاپان مشن کا ایڈریس

جاپان مشن کا موجودہ ایڈریس مندرجہ ذیل ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں:-

AHMADIYYA CENTER,
643-1 AZA YAMANODA,
O-AZA ISSHA,
IDAKA-CHO, MEITO KU,
NAGOYA 465, JAPAN.

(وکالتِ تبشیر)

• میرے والد محترم مولوی محب اللہ صاحب مربی سلسلہ بنگلہ دیش میں بہت بیمار ہیں ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب کی خدمت میں والد صاحب کی صحت اور شفاء کے لیے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(محمود احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

• برادرم مکرم عبد السمیع صاحب آف گوجرانوالہ حال مغربی جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دوسرا بچہ عطا فرمایا ہے ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ نے بڑی شفقت سے نومولود کا نام "عارف باللہ" تجویز فرمایا ہے نومولود مکرم عبد الغنی صاحب درویش مرحوم آف گوجرانوالہ کا پوتا اور مکرم مرزا محمد لطیف صاحب مغلپورہ لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو اسم بامسمّٰی بنائے اور خادم دین اور قرۃ العین ثابت ہو۔

(محمد اسمٰعیل منیر نظارت اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے وصال پر اظہار تعزیت کا شکریہ

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ کے وصال پر جماعت کے متعدد دوستوں کی طرف سے خاکسار کے نام نہایت محبت بھرے تعزیتی تاریں و خطوط ملے ہیں۔ میں اس ہمدردی کے لئے تمام احباب کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ جہاں تک ممکن ہو سکا ہے میں نے ان خطوط کے جواب دیئے ہیں اور اپنے تشکر کے دلی جذبات کا اظہار کیا ہے۔ اب میں علاج کی خاطر بیرون ملک جا رہا ہوں اور ایک تو اس سلسلہ میں دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے اور خدمت دین والی فعال زندگی سے نوازے اور دوسرے یہ گزارش ہے کہ جو دوست میری پاکستان سے عدم موجودگی کے دوران مجھے خط لکھیں گے۔ ان کا بھی میں ابھی سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ سفر کے دوران خطوط کا جواب دینا ممکن نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ہماری زندگیوں کو اسلام اور احمدیت کے لئے مفید سے مفید تر بنائے آمین!

(خاکسار۔ مرزا مبارک احمد)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

خطبہ جمعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑے سے بڑا ابتلا جو ممکن ہو سکتا تھا آیا اور جماعت اس میں سے کامیابی سے گزر گئی

اب انشاء اللہ خلافتِ احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا اور یہ موعودہ شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہیگی

خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت گائیں اور اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں اللہ تعالیٰ آخری سانس تک ہم پر راضی رہے

خاندانِ حضرت اقدس نے جو عظیم الشان نمونہ دکھایا ہے وہ اس امر کا متقاضی ہے کہ ہم اُن کے لیے دعائیں کریں

بہت درد سے یہ دعائیں بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ظالم انسانوں کی دسترس سے عالمِ اسلام کو محفوظ رکھے!

فرمودہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۱۸ احسان ۱۳۶۱ھش مطابق ۱۸ جون ۱۹۸۲ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

مرتبہ: مکرم بشیر احمد صاحب اختر۔ صیغہ زود نویسی: ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے حسب ذیل آیت قرآنی پڑھی:

"هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝"

(الحشر آیت: ۲۲)

اور پھر فرمایا:

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ غیب کا علم بھی جانتا ہے اور حاضر کا بھی اور وہ رحمٰن اور رحیم ہے۔

ایک سرسری نظر سے جب ہم اس آیت کے مضمون کا جائزہ

لیتے ہیں تو تعجب ہوتا ہے کہ غیب کا علم جاننا تو ایک بہت مشکل کام اور اعجوبہ کا کام ہے۔ لیکن حاضر کے علم کے متعلق خدا تعالیٰ نے کیوں دعویٰ فرمایا کہ میں حاضر کا علم بھی جانتا ہوں۔ جو سامنے ہے اُس کو بھی جانتا ہوں اور جو غیب ہے اُس کو بھی جانتا ہوں۔ یہ سرسری نظر کے جائزے سے سوال پیدا ہوتا ہے اور انسان جو غلط فہمی میں مبتلا ہے وہ سمجھتا ہے کہ حاضر کے علم میں تو میں بھی خدا کا شریک ہوں اپنے دائرہ کار میں، ہاں غیب کے متعلق اُسے فوقیت ہے۔ وہ میں نہیں جانتا۔ حالانکہ جب مزید غور کریں اس آیت کے مضمون پر تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سرسری نظر کا فیصلہ بالکل باطل اور جھوٹا اور بے حقیقت ہے۔ انسان نہ تو غیب کا علم جانتا ہے نہ حاضر کا۔ اور غیب اور حاضر کے علم ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حاضر کا کامل علم ہو اور غیب کا علم نہ ہو۔ اور غیب سے لاعلمی کے اقرار کے بعد حاضر کے علم کا دعویٰ کیا جائے۔

حاضر اور غیب دو قسم کے ہیں

(ویسے تو اندرونی تقسیمیں اس کی بہت ہیں لیکن) زمان و مکان کے لحاظ سے ہم دو قسموں پر اسے منقسم کر سکتے ہیں۔ ماضی کے ساتھ حال کو ایک نسبت ہے اور مستقبل کے ساتھ بھی حال کو ایک نسبت ہے۔ اگر حال کو ہم شہادۃ کہیں تو ماضی اور مستقبل دونوں غیب میں چلے جائینگے۔ سبب اور نتیجے کا فلسفہ جو سمجھتا ہے وہ جانتا ہے کہ اگر حال کے متعلق کسی ذات کو تفصیلی علم ہو اور اسباب کی کُنہ سے واقف ہو تو سارا ماضی اُس پر روشن ہو سکتا ہے اور حال کی شہادت جو ہے وہی ماضی کے اسرار سے پردہ اٹھانے کے لئے کافی ہوگی۔ اور اگر کسی کو حال کا مکمل علم ہو تو وہ مستقبل کے متعلق تمام امور کو واضح بصیرت کے ساتھ دیکھ سکتا ہے۔

آج کل کی دنیا میں جب خدا تعالیٰ کی ذات پر دوبارہ سائنسدانوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے توجہ شروع کی تو اُن میں سے ایک کمپیوٹر کا ماہر علم غیب کے موضوع پر قلم اُٹھاتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس سے پہلے جو یہ تصورات تھے جہالت کے زمانے کے کہ غیب کا علم ہو ہی نہیں سکتا، اب اُس کے برعکس صورت سامنے آئی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اگر کمپیوٹر میں

موجودات کا تمام علم

تمام تفصیل کے ساتھ ڈال دیا جائے اور کمپیوٹر ایسا ہو جو ہر باریک سے باریک چیز کو بھی اپنے علم کے دائرے میں سمیٹ لے اور صحیح نتائج اخذ کرنے کا اہل ہو تو ہر فرد بشر کی موت کی یقینی اور تفصیلی پیشگوئی کی جا سکتی ہے۔ ہر پتے کے گرنے کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔ کوئی ایک ذرہ بھی مستقبل کا نہیں ہے جو کامل علم والے کمپیوٹر کی نظر سے بچ سکے اور اوجھل رہ سکے۔

پس جہاں تک زمانی شاہد اور غیب کا تعلق ہے۔ سو فیصدی قطعی طور پر یہ بات ثابت ہے کہ حاضر کا علم ہی دراصل غیب کے علم پر منتج ہوتا ہے اور غیب کا علم حاضر کے علم پر منتج ہوتا ہے۔ پس اگر انسان کو حقیقتاً اپنی بے بضاعتی کا اقرار ہے، اپنی بے بسی کا اقرار ہے۔ غیب کے بارے میں تو اُسے لازماً یہ غور کرنا ہوگا کہ شہادۃ کے بارے میں بھی میں بالکل لاعلم ہوں اور میرا علم بے حقیقت ہے۔ اس غور کے نتیجے میں

ایک عظیم الشان عجز کا سبق

انسان کو ملتا ہے جس سے بہت بڑے روحانی فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ مکانی اعتبار سے بھی یہی کیفیت ہے۔ اگر مکانی اعتبار سے یہ کیفیت نہ ہوتی یعنی ایک زمانے میں جو موجودات ہیں اُن پر یہ بات اطلاق نہ پاتی تو زمانی اعتبار سے بھی یہ بات غلط ثابت ہوتی لیکن اس تفصیل میں میں جانا نہیں چاہتا۔

میں ایک مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ جو کچھ بھی ہم دیکھ رہے ہیں اُس میں سے کسی چیز کے متعلق ہم کامل اعتماد کے ساتھ کامل یقین کے ساتھ یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے اُسے صحیح دیکھا جیسا وہ اصلی حالت میں موجود تھی۔ اگر بینائی نہ تبدیل ہو تو مزاج کے بدلنے سے بھی

چیزوں کی کُنہ میں تبدیلی

پیدا ہو جاتی ہے۔ جو ہم اخذ کرتے ہیں اُس کے تصور میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ موسم کے بدلنے سے تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ دن رات کے بدلنے سے، روشنی کے کم یا زیادہ ہونے سے تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور اس چیز کی اندرونی کیفیات بدلنے سے بھی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا اپنا درجہ حرارت کیا ہے؟ وہ اس وقت کثافت کے کس معیار پر ہے؟ بہت سے ایسے امور ہیں جن کے اوپر اگر آپ غور کریں تو سارا نظام شہادت غیر یقینی ہو جائے گا۔ چنانچہ ستاروں کو آپ دیکھیں کہ مختلف زمانوں میں، مختلف وقت میں انہی آنکھوں سے انسان نے ستاروں کا مشاہدہ کیا۔ اجرام فلکی کو دیکھا لیکن

بالکل مختلف نتائج پیدا کئے

آج کے زمانے میں بھی ایسے لوگ ہیں جو ظاہری آنکھ سے اسی چیز کو دیکھ رہے ہیں جس چیز کو آپ اور میں دیکھ رہے ہیں، لیکن نتیجہ مختلف اخذ کر رہے ہیں۔

ایک دفعہ، دیر کی بات ہے پندرہ بیس سال کی چاندنی رات میں باہر گرمیوں میں ہم لیٹے ہوئے تھے، سونے کی تیاری کر رہے تھے تو بچوں نے ہماری جو مائی ہے اُس سے باتیں شروع کر دیں۔ بچوں کو میں چاند سورج ستاروں وغیرہ کے متعلق چھوٹی چھوٹی کہانیوں کی شکل میں سبق دے رہا تھا تو اُن کو خیال آیا کہ ہمیں تو بڑا علم آگیا ہے۔ پس مائی سے ایک بچے نے پوچھا کہ بتاؤ چاند کتنا بڑا ہوگا؟ اس نے کہا بہت بڑا ہے۔ کہا پھر بھی بتاؤ تو سہی۔ اُس نے کہا فٹ بال سے تو بڑا ہے۔ بچے ہنس پڑے، تو اُس پر مائی کو خیال آیا کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ اس سے بھی زیادہ بڑا ہے تو کہنے لگی کہ "نئیں ویہڑے جڈا تے ہوئے وا" یعنی ہمارے گھر کا جو صحن ہے دو کنال میں کوٹھی بھی بنی ہوئی ہے اور چھوٹا سا ایک صحن ہے پچھلا، اتنا تو ہوگا۔ پھر بچوں کی ہنسی نکل گئی۔ تو کہتی "نئیں نئیں میں دسنی آں کلا، دو کلے ضرور ہوئے گا" یعنی ایک دو ایکڑ کے برابر۔ اس سے زیادہ وہ ماننے کے لئے تیار نہیں تھی۔

آپ نے بھی ایک آنکھ سے چاند کو دیکھا ہے اور دیکھتے ہیں۔ آپ کا بھی ایک نتیجہ ہے اور سائنسدان جو خلائی امور سے واقف ہیں اور زیادہ گہری بصیرت سے دیکھتے ہیں۔ انہوں نے بھی اجرام فلکی کو دیکھا ہے۔ جس طرح آپ مائی کے علم پر ہنسے وہ لوگ آپ کے علم پر ہنستے ہیں۔ اور

عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اُن کے علم پر مسکراتا ہوگا کہ کیسے دعوے کرتے ہیں بڑے بڑے علوم کے، حقیقت حال کا اُن کو کچھ علم نہیں۔ غالب نے اپنے زمانے میں اس پر غور کیا تو ایک شعر میں اس صورت حال کو بیان کیا کہ ؎

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

کھلا کھلا دھوکہ ہے۔ صاف نظر آ رہے ہیں۔ لیکن پھر ہیں کچھ اور وہ نہیں ہیں۔ جو ہمیں نظر آتے ہیں۔

(حضرت اقدس ..... ناقل) نے قرآن کریم کی اس سورۃ کی تفسیر میں اس امر کا ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ ۝ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ۝" (الواقعۃ آیت: ۷۶-۷۷)

کہ خبردار! میں ستاروں کے مواقع کی قسم کھا کر کہتا ہوں، اُن کو گواہ ٹھہراتا ہوں وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ اگر تمہیں کُنہ ہوتی واقفیت ہوتی، ستارے چیز کیا ہیں اور اُن کے مواقع کیا ہیں تو تب تم جانتے کہ یہ بہت بڑی قسم ہے۔

بہت زبردست گواہی

دی گئی ہے۔ یہ گواہی کیا ہے، یہ ایک تفصیلی مضمون ہے جس کا فی الحال میرے مضمون سے تعلق نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں صرف یہ آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر انسان عالم الغیب والشہادۃ کی اس صفت سے واقف ہو جائے تو کسی تکبر، کسی خود اعتمادی کا کوئی سوال نہیں رہتا کامل عجز اور کامل انکسار کے ساتھ انسان خدا کے حضور جھکنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور اگر انسان کامل توکل اور کامل انکسار کے ساتھ اپنے رب کے حضور جھکنا سیکھ جائے تو بہت سی اندرونی کمزوریاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہو جاتی ہیں اور وہ روحانی شفا پانے کے راستے پر گامزن ہو جاتا ہے۔ اس لئے اپنے اندر وہ انکساری پیدا کریں جس انکساری کے نتیجے میں

اللہ تعالیٰ کا حقیقی وصل

ہوتا ہے۔ اور باقی باتیں چھوڑیں صرف اس آیت کے مضمون پر جب میں غور کرتا ہوں تو میں اپنی زندگی کو اس آیت کے انعامات کا بے حد زیر بار پاتا ہوں۔ ساری عمر اگر صرف اسی آیت کے احسان کا شکر ادا کرتا رہوں تو نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کے طفیل میں نے بہت سے معارف کے پھل کھائے، بہت سی غلطیوں سے، بہت سی ٹھوکروں سے اللہ تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج میں نے اس آیت کو اپنے اس خطبے کے لئے چنا ہے۔ اور بعض مثالیں میں آپ کے سامنے پیش کرنی چاہتا ہوں جو

میرے دل کا راز

تھیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ان کے بیان سے بہت سے دوستوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ کا انتخاب ہوا تو اس میں کوئی شک نہیں کہ جو دوست وہاں موجود تھے بلا تردد انہوں نے بیعت کی اور زبان سے ایک اقرار کیا اور یہ عہد باندھا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس اقرار کے حقوق کی حفاظت کریں گے اور اس کے تقاضوں کو نباہتے رہیں گے۔ میں بھی ان میں شامل تھا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے۔ لیکن گھر آکر جب میں نے غور کیا تو میں نے اپنے دل میں بہت سی پرانی میلیں دیکھیں، کئی غلط فہمیاں پائیں، کئی لحاظ سے میں نے دیکھا کہ یہ دل ہدیۃً حضور کی خدمت میں پیش کرنے کے لائق نہیں ہے۔ پھر میں نے

آنسوؤں سے اس کو دھویا،

خدا تعالیٰ کے حضور انکساری سے گرا، اس سے مدد طلب کی کہ میں نہیں جانتا کہ یہ دل تحفۃً پیش کرنے کے لائق ہے کہ نہیں، تو توفیق عطا فرما کہ ایسا ہو جائے۔ اور پھر حضور کی خدمت میں ایک خط لکھا۔ میں نے عرض کیا کہ آج کے بعد میرا دل اور میری جان آپ کے قدموں پہ حاضر ہے اور میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ مجھے اس کی توفیق عطا فرمائے گا۔ آپ سے میری یہ عاجزانہ درخواست ہے کہ ایک دعا میرے لئے کریں کہ حضرت مصلح موعود کے سب بیٹوں میں سب سے زیادہ مجھے عاجزی اور انکساری سے آپ کی خدمت کی توفیق ملے اور ایسی محبت عطا ہو کہ اور کسی کو نہ ہو۔ بعد میں میں نے سوچا کہ بہت بڑی بات کی ہے۔ اور طبیعت میں شرمندگی بھی پیدا ہوئی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک اور خیال بھی میرے دل میں آیا کہ

زبان اور دل کی گواہی

بھی کافی نہیں ہے۔ بسا اوقات انسان بڑے خلوص کے ساتھ اقرار کرتا ہے ہدیے پیش کرتا ہے زبان کے اور دل کے لیکن جب عملاً ابتلاء کے دور میں سے گزرتا ہے تو ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ بہت سے بڑے سچے خلوص سے وعدے کرنیوالے میری نگاہوں میں پھر گئے اور اس وقت مجھے خیال آیا کہ عالم الغیب والشہادۃ کا مضمون ابھی جاری ہے۔ جب تک عمل میں یہ شہادت نہ ڈھلے اس وقت تک یہ مضمون کامل نہ ہوگا۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ ایمان کی بھی تو یہی تین منازل بیان کی گئی ہیں :-

زبان سے اقرار، دل سے گواہی اور عمل سے تصدیق۔ تو وہ جو دل میں ایک کیڑا سا پیدا ہوا کہ میں نے گویا بڑا تیر مار لیا ہے

وہ سب کیڑا کچلا گیا

عالم الغیب والشہادۃ کے مضمون کے پاؤں تلے اور اس میں کچھ بھی باقی نہیں رہا۔ پھر ہمیشہ مختلف مواقع پر مجھے عملاً یہ غور کرنے کا موقع ملا کہ عمل کی دنیا میں ان عہدوں کو سچا ثابت کرنا کوئی آسان کام نہیں۔

کامل اطاعت کے باوجود ایک خلیفۂ وقت سے خیالات میں، تصورات میں اختلاف ہو سکتے ہیں اور جائز ہے۔ اپنے خیالات پر تو بندے کا بس کوئی نہیں۔ وہ درست ہوں یا غلط، تقویٰ کا تقاضا ہے کہ جو ہیں ان سے انسان آگاہ ہو اور ادب کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو ہرگز اس رنگ میں استعمال نہ ہونے دے جس سے سلسلے کے مفاد کو بابیعت اطاعت کو کوئی گزند پہنچنے کا خدشہ ہو۔ اگر کوئی اس کے نتیجے میں اسے تکلیف پہنچتی ہے تو اس اقرار کو یاد رکھے اور اس

تکلیف کو برداشت کرے،

لیکن ہرگز اشارۃً یا کنایۃً اس کے منافی کوئی حرکت نہ کرے۔

تو چنانچہ یہ ایسی باتیں ہیں جن کے متعلق میں مزید کچھ نہیں کہوں گا۔ لیکن آپ میں سے ہر شخص اپنی زندگی میں یہ تجارب رکھتا ہے۔ بچے ماں باپ کے متعلق یہ تجربہ رکھتے ہیں کہ خوشی کے ماحول میں جب انعام مل رہے ہوں ان کی طرف سے، جب پیار کا اظہار ہو رہا ہو تو بڑی گہری وفا کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔ پیار کے جذبے خوب پھیل جاتے ہیں، ساری زندگی پر محیط ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب کوئی ناخوشی کی بات دیکھیں، جب کوئی تکلیف کا پہلو سامنے آئے تو آہستہ آہستہ وہ محبت سمٹنے لگتی ہے اور بعض اوقات اگر بدبختی ہو، اولاد کی، تو بغاوت پر بھی آمادہ ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم نے فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ (بنی اسرائیل آیت : ۲۴) کا جو مضمون بیان کیا، اسی دوران مجھ پر اس کی بھی حقیقت کھلی کہ ماں باپ سے اگر ایسی بات سرزد ہو سکتی ہے کہ اولاد کو حکم ہے کہ اُف نہیں کہنا تو

خلیفۂ وقت کا حق

تو اس سے بہت زیادہ ہے۔ اس لئے اس موقع پر بھی اُف زبان پر لائے بغیر اگر صبر اور اطاعت اور وفا کا نمونہ دکھاؤ گے تو خدا کے ہاں صرف یہی مقبول ہوگا۔ میں نہیں جانتا کہ میں اس حق کو ادا کر سکا یا نہیں کر سکا کیونکہ اب بھی میں یہی کہتا ہوں

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

لیکن میری دعا ہے کہ خدا کی نظر میں میں اس اقرار پر قائم رہا ہوں۔ اور آپ کو بھی میری تلقین ہے کہ آپ بھی

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں

عجز و انکساری کے ساتھ کہ وہ عالم الغیب والشہادۃ آپ کے دل میں کبھی تکبر کا کوئی کیڑا پیدا نہ ہونے دے اپنی ذات کے متعلق بھی۔ کیونکہ کوئی شخص اپنی ذات کے متعلق بھی حقیقی علم نہیں رکھتا، کیونکہ معاذیر اس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ عذر خواہی اور عذر پیش کرنے کی جو عادت ہے انسان میں، یہ دونوں عادتیں اس کو نقصان پہنچاتی ہیں چنانچہ اسی عادت کے انبار تلے حقیقت چھپ جاتی ہے اور انسان اپنے نفس کے حال سے باخبر ہونے کی بھی توفیق نہیں پاتا۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے:

بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۙ وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ (القیامۃ آیت ۱۵، ۱۶)

معاذیر نے وہ شرط پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں بصیرت مدھم پڑ گئی بہرحال اس مضمون کے سلسلے میں اب میں بالکل ایک اور ورق پلٹتا ہوں اس خلافت کے انتخاب کے موقع پر خاندان حضرت اقدس نے جو

عظیم الشان نمونہ

دکھایا ہے میں اس کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے زیادہ ایک انسان کے نقائص پر اس کے خاندان والے آگاہ ہوتے ہیں اور میری ذاتی کمزوریوں اور نقائص اور کوتاہیوں اور اس قسم کی بہت سی چیزوں سے میرے خاندان والے سب سے بڑھ کر آگاہ تھے۔ پس ان کے ذاتی فیصلے مختلف ہوں گے میرے بارے میں۔ صرف انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ قطع نظر اس کے کہ کون خلیفہ ہوتا ہے، جو بھی ہوگا ہم اس کی اطاعت میں سر تسلیم خم کر دیں گے۔ اور اپنے فیصلوں کو نظر انداز کر دیں گے، ان کو کوئی اہمیت نہیں دیں گے۔ یہ میں اس لئے آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ بعض پہلوؤں سے جماعت کے دل دکھے ہوئے ہیں اور ان کو چرکا لگا ہے۔ مگر خاندان کے اس پہلو پر بھی غور کریں کہ انہوں نے بھی کامل اطاعت کے ساتھ

اپنے رب کے حضور سر جھکایا

ہے۔ ورنہ اگر میری ذات پیش نظر ہوتی تو بھاری اکثریت کا یہ فیصلہ ہوتا کہ یہ اس لائق نہیں ہے۔ دو طرح کی ٹھوکریں انسان کو لگتی ہیں مشاہدے میں۔ بہت سی باتیں ہیں جن کے متعلق نہ انسان خوبیوں سے عالم و واقف ہو سکتا ہے نہ بدیوں سے واقف ہو سکتا ہے۔ بسا اوقات بدیاں نظر آ رہی ہیں۔ ان کے پس پردہ بعض خوبیاں مخفی ہیں۔ بعض دفعہ خوبیاں نظر آ رہی ہوتی ہیں ان کے پس پردہ بدیاں مخفی ہوتی ہیں۔ تو اتنے دھوکے ہیں کہ جس طرح ستاروں کا علم انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا وہ تو دور کی چیز ہے، اپنے قریب کے انسان کا بھی سچا علم انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا

ایک ہی محفوظ مقام ہے

کہ عالم الغیب والشہادۃ کے ہاتھ میں انسان ہاتھ تھما دے اس کامل یقین کے ساتھ کہ جو وہ فیصلہ فرمائے گا اسی میں بہتری ہے اور ہمارے فیصلے اس کے مقابل پر کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

اس پہلو سے حضرت اقدس ..... کے خاندان کو جو عظیم الشان نمونہ دکھانے کی توفیق ملی ہے وہ یقیناً اس بات کا مستحق ہے کہ ہم ان کے لیے دعائیں کریں۔ حیرت انگیز یہ مشاہدہ تھا کہ کل تک جن کی نظریں اور تھیں، جن کے خیالات مختلف تھے، جو ناراض تھے، جو نالاں تھے یک بیک ایک ایسی کایا پلٹ گئی۔ ان کی آنکھیں بدل گئیں، ان کے اندر ادب پیدا ہو گیا اور ان کے اندر ایک عجیب قسم کا

احترام اور خلوص کا جذبہ

آ گیا جس کا میں عادی نہیں تھا اور شدید روحانی اذیت اور شرمندگی میں یہ وقت میں نے کاٹا استغفار کرتے ہوئے، لیکن ساتھ ہی اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے بھی۔ ان سب کے دلوں کی جو حالت بدلی ہے جو کایا پلٹی ہے یہ ان کے دل کی نیکی کی بنا پر ہے۔ ورنہ تصورات کی کایا نہیں پلٹ سکتی جب تک نیکی کا بیج دل میں نہ ہو۔ اس بات پر سو فیصدی وہ متفق تھے اور اس میں کوئی ان کو شبہ نہیں تھا کہ نظام جماعت کو اہمیت دی جائے گی اور ہمارے ذاتی جذبات اور خیالات کی کوئی وقعت نہیں ہوگی۔ بڑوں نے بھی اور چھوٹوں نے بھی، بہنوں نے بھی اور بھائیوں نے بھی، رشتے میں بڑے مقام کے لوگوں نے بھی حتیٰ کہ حضرت اقدس ..... کی پیاری بیٹی حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (مدظلہا العالی) نے بھی خلافت احمدیہ سے وابستگی کا ایک سا نمونہ دکھایا۔ میرے لیے وہ وقت ناقابل برداشت تھا جب

انتہائی خلوص اور کامل وفا

کے عہد کے ساتھ آپ میری بیعت کر رہی تھیں۔ آنکھوں میں پیار تھا، اس قسم کا نہیں جو پھوپھی کا پیار ہوتا ہے۔ ایک اور قسم کا پیار آ چکا تھا۔

تو میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک جہان کی سیر کرا دی۔ پہلے تو میں اپنے نفس میں ڈوبا ہوا تھا اور سمجھ رہا تھا کہ میں نے بہت بڑا تیر مارا ہے کہ اس آیت کے حضور جھک کر میں نے کچھ حاصل کیا ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ یہ اللہ کا فضل عام ہے اور خاندان حضرت اقدس ..... کو بھی اللہ تعالیٰ نے وہی جذبہ عطا فرمایا، لیکن چونکہ ظاہری آنکھ اندر تک نہیں جاتی ہمیں کچھ پتہ نہیں کہ کسی کے دل کی کیا کیفیت ہے۔ پھر میں نے اور نظر وسیع کی تو یہ دیکھ کر میرا

دل حمد سے کناروں تک بھر گیا

اُمڈنے لگا، جذبات میں بہنے لگا کہ حضرت اقدس ..... کی ساری جماعت اس خاندان میں داخل ہے جس کا میں ذکر کر رہا ہوں

ایسے حیرت انگیز، ایسے عظیم الشان نمونے دکھائے ہیں ذات باری تعالیٰ کے فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے اور اپنے علم کو کلیتہً رد کر کے ایک ردی کی ٹوکری میں پھینک دینے کے کہ عش عش کر اٹھتا ہے دل۔ ربوہ کی ایک ایک گلی گواہ ہے بڑے سے بڑا ابتلاء جو ممکن ہو سکتا تھا۔ تصور میں آ سکتا تھا وہ آیا اور گزر گیا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کوئی زخم نہیں پہنچا سکا جماعت کو اور انتہائی وفا کے ساتھ اور کامل صبر کے ساتھ

جماعت اس عہد پر قائم رہی

کہ :-

"ہم خلافتِ احمدیہ سے وابستہ رہیں گے اور اس کی خاطر اپنا سب کچھ لٹا دینے کے لیے تیار رہیں گے۔"

ان میں بہت سے ایسے ہوں گے جن کی نظر میں میری حیثیت ایک حقیر کیڑے کی سی ہوگی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے بالا علم اور غالب علم کے سامنے انہوں نے بھی اپنا سر جھکایا۔

پس یہ سارے امور جب ایک نفس سے، ایک فرد سے سیر کرتا ہوا میں اس آیت کا ہاتھ پکڑے ہوئے خاندان سے ہوتا ہوا جماعت کی وسعتوں میں گیا تو ایک عظیم الشان سیر میں نے کی، ایسی پُر لطف، ایسی

عظیم الشان روحانی سیر

جس نے میری زندگی کے انگ انگ کو لطف سے اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کے تصور سے بھر دیا۔

یہ ذکر میں آپ کے سامنے اس لیے کر رہا ہوں کہ اب حمد کا وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر کریں آپس میں، اور حمد کے گیت گائیں۔

اور میں آپ کو ایک خوشخبری دیتا ہوں کہ :-

یہ وہ آخری بڑے سے بڑا ابتلا ممکن ہو سکتا تھا جو آیا اور

جماعت بڑی کامیابی کے ساتھ اس امتحان سے گزر گئی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنتے ہوئے۔ اب آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ

خلافتِ احمدیہ کو

کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا

جماعت بلوغت کے مقام پر پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ اور کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافتِ احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشو و نما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے (حضرت اقدس .....) سے وعدے فرمائے ہیں کہ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہیگی۔

تو دعائیں کریں، حمد کے گیت گائیں اور

اپنے عہدوں کی پھر تجدید کریں

اور بار بار اپنے دلوں کے خیالات کو الٹتے پلٹتے رہیں کہ اگر یہ سلسلہ بند ہو جائے نگرانی کا تو کئی قسم کے کیڑے راہ پا جاتے ہیں، کئی قسم کی خرابیاں بیچ میں داخل ہو جاتی ہیں۔ اس لیے کوئی مقام بھی آخری طور پر اطمینان کا مقام نہیں ہے یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ آخری سانس تک ہم پر راضی ہو، راضی رہے اور جب ہم مریں تو وہ محبت کی نگاہ ہم پر ڈال رہا ہو، نفرت اور غضب کی نگاہ نہ ڈال رہا ہو۔ آمین۔

اس آیت میں

ایک اور خوشخبری

بھی دی گئی ہے۔ اس کی طرف توجہ دلا کر میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ کہ اگر دنیا والے، عام لوگ تمہارے ہر حال سے واقف ہو جاتے تو تمہیں تو مصیبت میں مبتلا کر دیتے۔ تم کسی سے ملتے ہو، دل میں تمہارے تھوڑی سی قبض ہے اور وہ جان رہا ہوتا ہے کہ دل میں تھوڑی سی قبض ہے تو اس نے منہ پر مارنے تھے تمہاری محبت یا وفا کے جذبات کہ میں تو تمہارے دل پر نظر رکھتا ہوں تم غلط آدمی ہو۔ کمزوریاں جو کچھ انسان چھپاتا ہے، کچھ اللہ کی ستاری کے تابع خود بخود چھپتی رہتی ہیں، ان پر ہر انسان کی نظر ہوتی تو ایک وجود بھی قابلِ محبت نہ رہتا۔ ہر انسان ہر دوسرے انسان سے نفرت کرنے لگتا۔

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ نے ہمیں خبر دی

کہ تم فکر نہ کرنا، تمہارے سارے پردے اٹھ گئے ہیں۔ لیکن خدا کی نظر کے سامنے اٹھ رہے ہیں، تمہارے آپس کی نظروں کے سامنے نہیں اٹھائے گئے اور ایسی ذات سے تمہاری بے پردگی ہوئی ہے، تمہارے اسرار سے ایسی ذات واقف ہوئی ہے جو رحمٰن و رحیم ہے۔ اس سے زیادہ رحم کرنیوالی ذات کا تصور ہی نہیں ہو سکتا اور رحیم ہے، بار بار اپنے رحم اور فضلوں کو لیکر آتی ہے تو ایک دفعہ تم نے غلطی کی پھر بھی بخشش کے امکان موجود ہوں گے پھر غلطی کرو گے پھر بھی رہیں گے، پھر غلطی کرو گے پھر بھی رہیں گے۔

اس مضمون کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ایک

انتہائی پیارے اور عارفانہ رنگ میں

یوں بیان فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی کمزوریوں پر نظر رکھتا تو اس کا کسی انسان سے تعلق نہیں ہو سکتا تھا، کلیتہً کٹ جاتا، لیکن خدا تعالیٰ اپنے بندے کی خوبیوں پر نظر رکھتا ہے۔ اس لیے کوئی ایک بھی انسان نہیں جس سے خدا تعالیٰ کلیتہً بے تعلق ہو چکا ہو، کیونکہ ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے بعض خوبیاں بھی عطا فرمائی ہیں، ہر جانور کو بعض خوبیاں عطا فرمائی ہیں۔

تو ساری مخلوق کا اپنے ربّ سے واسطہ رحمٰن و رحیم کے رستے سے ہے۔ یہ اگر رستہ کٹ جائے تو کچھ بھی باقی نہیں رہتا اور یہ رستہ حقیقی عجز سے نصیب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اس بات کا اقرار کرو

پہلے کہ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ صرف وہ ہے۔ پھر تم دیکھو گے کہ میں رحمٰن اور رحیم ہوں کہ تم پر ظاہر ہوں گا۔ میں بخشش کا سلوک کروں گا رحمت کا سلوک کروں گا، عفو کا سلوک کروں گا اور تمہیں نئے سے نئے مراتب عطا فرماتا رہوں گا۔

تو اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ رحمٰن اور رحیم کی ذات تک اس عجز کے رستے سے پہنچ جائیں۔ آمین!

حضرت (اقدس ..... ناقل) نے کیا ہی پیاری بات فرمائی کہ :-

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دار الوصال میں "

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے احباب کو خصوصی دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:-

" سارے عالم میں جو حالات اس وقت ظاہر ہو رہے ہیں۔ وہ سخت فکر مند کرنے والے ہیں اور ضرورت ہے اس وقت کہ سب سے زیادہ انسانیت کے لئے دعا کی جائے، انسان کے لئے دعا کی جائے اور پھر عالم اسلام کے لئے کہ ظالم انسانوں کی دسترس سے اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو محفوظ رکھے اور رحمت کی نظر فرمائے حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے نام کے صدقے، آپ کی طرف منسوب ہونے کے صدقے۔ اس امت کی غفلتوں سے درگزر فرمائے اور ایسے رحمت کے نشان دکھائے کہ دنیا جان لے کہ محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم) کے نام میں بھی بہت بڑی عظمت ہے اور بہت درد سے ان دعاؤں کی ضرورت ہے۔

دل زخمی ہیں

ان مظالم کو دیکھ کر جو عالم اسلام پر غیروں کی طرف سے توڑے جا رہے ہیں۔ اور پھر یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو سچا مسلمان، حقیقی مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کے فیصلے کے سامنے سر جھکانے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ وہ حقیقی عظمتیں حاصل کر سکیں اور وسیع تر عظمتیں حاصل کر سکیں جو ان کے مقدر میں لکھی گئی ہیں لیکن ہاتھ آگے بڑھا کر لینا ابھی مقدر میں نہیں ہے۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

قوموں سے مختلف ہے۔ محض سرداری عطا ہو جانا کوئی بات نہیں۔ اگر فاسقوں کی سرداری ہے تو یہ سرداری لعنت ہے۔ ہاں اگر متقی لوگ پیروکار بنیں تو ایسی سرداری لائق توجہ ہے۔ ایسی سرداری کی اللہ کے نزدیک قیمت ہے اس کے سوا اور کوئی چیز قابل غور نہیں۔ حضور نے فرمایا اس نکتہ پر غور کرنے سے خلافت کی طاقت کا راز سمجھ میں آتا ہے۔ یہ دو باتوں پر منحصر ہے۔ ایک خلیفہ کا تقویٰ دوسرے جماعت کا مجموعی تقویٰ۔ جتنا جماعت کے مجموعی تقویٰ میں اضافہ ہوگا اتنی ہی جماعت کی اور خلافت کی قوت بڑھے گی۔ اور جتنا خلیفۂ وقت کا تقویٰ بڑھے گا جماعت کی ترقی ہوگی۔ یہ دونوں باتیں ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس لئے میری آپ کے لئے اور آپ کی میرے لئے اپنے رب کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے یہ دعا ہونی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو وہ تقویٰ نصیب فرمائے جو قبولیت کے لائق ہو۔ جتنی متقیوں کی جماعت مجھے نصیب ہوگی بحیثیت آپ کے خلیفہ اور امام کے اتنی میں اسلام کی عظیم خدمت کر سکوں گا۔ اتنی احمدیت کو قوت اور عظمت نصیب ہوگی۔ حضور نے فرمایا محض اعداد کی کوئی حقیقت نہیں اعداد کے ساتھ اگر روحانی دنیا کی فضیلتیں نہیں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اقدار کی قیمت ہے تعداد کی نہیں۔ حضور نے قوموں کی ترقی کا راز بتاتے ہوئے فرمایا کہ جب زندہ رہنے کی قدریں قوم میں پیدا ہو جائیں تو اتنی مقناطیسی طاقت اس قوم میں پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کے باہر کے لوگ خود بخود اس میں شامل ہوتے چلے جاتے ہیں اور آخر کار اسے ایک ابدی غلبہ مل جاتا ہے۔ غلبہ کی قیمت اسی وقت ہے جب یہ غلبہ تقویٰ کے تابع ہو ورنہ اس کی کوئی قیمت نہیں۔

حضور نے فرمایا اس لئے دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نظر میں متقیوں کی جماعت بنے رہیں جس کے سامنے ہر دوسری چیز قربان کر دیئے جانے کے لائق ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ یہ عظیم معجزہ دکھا دے کہ ساری دنیا کی خادم جماعت ساری دنیا پر نچھاور ہوتے ہوئے بھی دنیا کو اپنے میں شامل کرے۔ حضور نے فرمایا کہ بیک وقت سرداری اور خادمیت کا تصور ایسا ہے جو صرف اسلام نے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سمجھایا ہے کہ

سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ

اگر حقیقی سردار خدا کی نظر میں بننا چاہتے ہو تو یہ اسی وقت ہی ہوگا جب باقی دنیا کی خدمت کرو گے۔ اگر دنیا سے خدمت لینے کے لئے سرداری کرو گے تو سرداری چھین لی جائے گی۔ حضور نے فرمایا مسلمانوں کو "خیر امت" کہا گیا

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔

تم اللہ کی نظر میں بہترین امت اسی وقت تک رہو گے جب تک خدمت کی سعادت حاصل کرتے چلے جاؤ گے۔ جب اس خصوصیت سے عاری ہو جاؤ گے تو دنیا کی سرداری تم سے چھین لی جائے گی۔

حضور نے فرمایا دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں خادم بنائے رکھے۔ ہم وہ قوم ہیں جو اس دنیا میں خدا کی نمائندگی کرتے ہیں اور خدا کی نظر میں زندہ رکھے جانے کے قابل ہیں۔ یہ سرداری بنی نوع انسان کی خدمت اور بہبود کے لئے ہے ان پر راج کرنے کے لئے نہیں ہے، ان کے دلوں پر راج کرنے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بہترین رنگ میں (جس اصطلاح میں قرآن کریم بات کرتا ہے اس کے مطابق) قیادت عطا فرماتا چلا جائے آمین۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ایک حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑھ کر سنائی جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں تمہیں اللہ کے تقویٰ کی نصیحت کرتا ہوں۔ اور جب اطاعت کرو تو سننے اور اطاعت کرنے میں کسی حیل وحجت سے کام نہ لو۔ بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے آئینہ کمالات اسلام سے سیدنا حضرت اقدس کا تقویٰ کی اہمیت کے بارے میں ایک اقتباس پڑھ کر سنایا اور تقویٰ کے بارے میں حضرت اقدس کے اشعار سنائے۔

آخر میں حضور نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح معنوں میں تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے کی توفیق عطا کرے آمین۔

محترم چوہدری ظہور احمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان و سیکرٹری صد سالہ جوبلی فنڈ کی وفات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے مرحوم کی بعض اعلیٰ خصوصیات پر روشنی ڈالی۔

حضور نے فرمایا احباب جماعت نے یہ دردناک خبر سن لی ہوگی کہ رات اچانک مکرم و محترم چوہدری ظہور احمد صاحب سابق آڈیٹر اور ناظر دیوان انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وہ بہت ہی مخلص اور سلسلہ کے دیرینہ خادم تھے۔ حضور نے فرمایا مجھے بھی کچھ عرصہ ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہے اور ان کی بعض اچھی صفات کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ ایک تو بہت محنت کی عادت تھی۔ دوسرے رازداری کا مادہ اتنا تھا کہ ان پر کلیۃً انحصار کیا جا سکتا تھا۔ تیسرے وفا بہت تھی۔ اور خلافت احمدیہ کے ساتھ ایسی کامل اور غیر متزلزل وفا تھی ان کے اندر کہ جس کو بھی نصیب ہو قابل رشک ہے۔ حضور نے فرمایا دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور یہ بھی دعا کریں کہ اگر اللہ تعالیٰ ایک اچھا خادم اٹھالے تو اس کی جگہ ہزار ایسے خدام دے دے۔ حضور نے فرمایا کام بہت ہے۔ ہمت کم ہے۔ بہت زیادہ کام ہے۔ ابھی تو ایک بھی ملک میں ہم نے روحانی غلبہ حاصل نہیں کیا۔ اگر اچھے کارکن اٹھتے رہے تو کام کیسے چلے گا۔ توکل تو بہر حال اللہ پر ہے کہ وہ ہمیں اچھے کارکنوں سے کبھی خالی نہ چھوڑے گا۔ انشاء اللہ

خطبہ کے بعد حضور نے فرمایا نماز جمعہ کے بعد میں چوہدری ظہور احمد صاحب کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔ چونکہ محراب میں امام اور میت کے درمیان دیوار ہے اس لئے میں فرض پڑھانے کے بعد باہر چلا جاؤں گا اور ایک صف باہر بن جائے گی۔ باقی احباب اپنی اپنی جگہوں پر کھڑے رہیں۔ چنانچہ نماز جمعہ پڑھانے کے بعد حضور باہر تشریف لے گئے اور باقی احباب نے مسجد کے اندر کھڑے ہو کر حضور کی اقتدا میں محترم چوہدری ظہور احمد صاحب کی نماز جنازہ ادا کی۔

قرارداد تعزیت

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم مرزا رفیق احمد صاحب ابن مکرم مرزا گل محمد صاحب مرحوم کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اظہار تعزیت کرتے ہیں مکرم مرزا رفیق احمد صاحب کو گذشتہ دنوں دل کا شدید حملہ ہوا۔ جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کو مجلس عاملہ مرکزیہ میں بطور مہتمم صحت جسمانی، صدر ایوان محمود سپورٹس کلب خدمات کی سعادت حاصل رہی۔ آپ بہت خلیق، ملنسار، خوش مزاج اور محنتی تھے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اپنی خاص رحمت سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ہم ہیں اراکین مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تبخیر معدہ

مطب ناصر دواخانہ

گولبازار ربوہ
فون ۶۳۴ رہائش ۵۳۴

مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپکے کاروبار کی ترقی کے لئے الفضل میں اشتہار دینا ایک مفید ذریعہ ہے:

اوقات کار

رمضان المبارک میں شفاخانہ کے اوقات کار
صبح ۶ بجے تا ۸ بجے جمعہ ۶½ تا ۱۱ بجے

منیجر کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور کراچی سیدنا گولبازار ربوہ
فون ۶۰۶/۶۰۷

جاپان سے کاروبار کے متمنی حضرات متوجہ ہوں

ہم نے مینوچان کارپوریشن کے نام سے امپورٹ، ایکسپورٹ کا ادارہ قائم کیا ہے
ضرورتمند حضرات متوجہ ہوں

MINNO CHAN CORPORATION
3-12-2-101 SHEMO MEGURO - MEGURO-KU-TOKYO 〒153 JAPAN
CABLE :- MINOCHANN TOKYO - JAPAN

عرق ہاضمون

شیریں - خوشذائقہ
دیسی جڑی بوٹیوں سے کشید کردہ
چھوٹے بچوں کی ہر مرض کا شافی علاج - فوری آرام
اسے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

تیار کردہ نصرت دواخانہ ہاضمون رجسٹرڈ ربوہ

بے اولاد نرینہ اولاد سے محروم دکھی عورتوں کے لیے پُر امید واحد علاج گاہ

دواخانہ حکیم نظام جان

زیر نگرانی: حکیم انوار احمد جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ!
فون: ۷۳۹۹۷

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

حکیم انوار احمد جان
جانشین و فرزند حکیم نظام جان، جو کہ حضرت والد صاحب کی حسب تمنا دواخانہ کے اسی نام سے دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف ہیں۔

مفت

ایسے مریض جو کسی بھی پیچیدہ لاعلاج مرض میں مبتلا ہوں جرمن اور امریکن ہومیوپیتھک ادویات سے کامیاب علاج کے لئے مفصل علامات بمعہ جوابی لفافہ بھیج کر مشورہ مفت حاصل کریں۔

شاہ ہومیوپیتھک اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

احمد اسٹیٹس

فون ۳۸۵۲
۶۹۹/A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

- رہائشی پلاٹس
- مکانات اور
- زرعی اراضی

کی خرید و فروخت کیلئے آپکی مخلصانہ خدمت کیلئے چشم براہ

صدیق اسٹیٹ ایجنسی

اقصیٰ چوک ربوہ
فون دفتر:- ۶۴۰ فون رہائش ۵۴۰
پروپرائیٹر:- چوہدری محمد صدیق

کئی سال سے آپکی بے لوث خدمت کرنیوالا واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

سکنی و زرعی اراضی، مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے آپ کی خدمت کا متمنی

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

انس مارکیٹ ربوہ
۵۳۵

احمد موٹرز آٹو موبائل انجینئرز

۴۰۴۴۵

- جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام
- گاڑیوں کی اطمینان بخش
- اوور ہالنگ
- ڈنٹنگ
- پینٹنگ الیکٹرک
- ویل بیلنسنگ
- ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں۔

غنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

آپ کو معلوم ہو کہ ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز

کا نام اب:

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے:

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خلوص

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ، فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱- سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ قلعہ کالر ضلع سیالکوٹ